غلام احمد قادیانی

إن الفضل بید الله یؤتیہ من یشاء ـ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد (۱۲) ۔ نمبر (۱۵) ۔ مورخہ ۱۴ ر اگست ۱۹۲۴ء یوم پنجشنبہ مطابق ۱۲ ر محرم ۱۳۴۳ ھ




# حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے دعاؤں کی درخواست

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۸ ر جولائی کا لکھا ہوا خط بنام حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب جو پورٹ سعید سے ڈاک میں ڈالا گیا۔ آج ۱۱ ر اگست کو موصول ہوا ہے۔ اس میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری صحت یکدم خراب ہونی شروع ہو گئی ہے۔ روز بخار ہو جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ ننانوے تک آ گیا ہے۔ اور دو پوائنٹس بڑھ جاتا ہے۔ سر میں درد اور بخار کی تکلیف سے جسم میں کمزوری پیدا ہونے لگی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔"

"اس سفر کے متعلق ایک منذر رویا دیکھی ہے۔ اس کے دوسرے دن شیخ یعقوب علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کا الہام نکالا۔ بلائے دمشق۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔"

احباب دعاؤں میں خاص طور پر مصروف رہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے آقا اور محبوب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور کامیاب و کامران واپس لا کر ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا اور دل کو مسرور کرے۔

۳۱ ر جولائی کے بعد اس وقت تک حضور کی خیر و عافیت کے متعلق کوئی تار موصول نہیں ہوا۔ دریافت حالات کے لئے ٹامس کک کو پورٹ سعید تار دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔

مذکورہ بالا خط موصول ہونے پر ۱۱ چھترے بطور صدقہ ذبح کر کے غربا میں تقسیم کئے گئے نیز نقدی بھی۔

## مدینۃ المسیح

(۱) حضرت اُم المومنین بخیریت ہیں (۲) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے تینوں گھروں میں خیریت ہے (۳) صاحبزادہ مظفر احمد کو اب آرام ہے۔ الحمد للہ (۴) حضرت میاں شریف احمد صاحب کے گھر میں خیریت ہے (۵) جلسہ گاہ کی تعمیر کے لئے تیاری شروع ہو گئی ہے۔ جو بورڈنگ ہائی سکول کے مشرقی میدان میں بنائی جائیگی۔ عنقریب انشاء اللہ کام شروع ہو جائیگا (۶) جناب سید ناصر شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود کے صحابی ہیں۔ صیغہ تعمیرات کے انچارج مقرر ہوئے ہیں (۷) جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی بجائے جناب مرزا ناصر علی صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل فیروز پور صدر انجمن کے مشیر قانونی کے فرائض انجام دینگے (۸) ۱۱ ر اگست ۱۹۲۴ء کو مولوی جلال الدین صاحب شمس کا لیکچر صداقت مسیح موعود پر طلباء ہائی سکول کے لئے ہال میں ہوا۔ (۹) خان صاحب منشی فرزند علی صاحب راولپنڈی سے بابو نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس کراچی سے شیخ امام الدین صاحب سیدوالہ ضلع لائلپور سے تشریف لائے (۱۰) ۱۲ ر اگست کو مسلم گروپ کے طلباء کا جلسہ محلہ دار الرحمت میں زیر صدارت جناب مفتی محمد صادق صاحب ہوا۔ دس کے قریب طلباء نے تقریریں کیں۔ اول دوم سوم رہنے والوں کو انعام دیا گیا۔

(۱۱) [illegible]

# نظم

## منظور ہے گذارشِ احوالِ واقعی
## اپنا بیانِ حُسنِ طبیعت نہیں مجھے

جامِ جہاں نما ہے ضمیرِ منیرِ دوست
نام اور پتہ بتانے کی حاجت نہیں مجھے

میرے مرشد نے سرِ مجلسِ احباب اِک دن
میرے بارے میں کچھ اس طرح سے ارشاد کیا

اسکی باتوں سے ٹپکتی ہے محبت ایسی
ہم سمجھتے ہیں کہ ہے آدمی یہ بھی اچھا

مَیں بھی سُنتا تھا کہیں پاس کھڑا یہ تقریر
کیا بتاؤں جو مرا حال ندامت سے ہُوا

دل کو دیکھا تو نہ تھی اس میں ذرا بھی گرمی
ایک رتّی بھی محبت جو ہو۔ حاشا کلّا

سارے خانے تھے بھرے کُفر سے اور عصیاں سے
کوئی تقویٰ نہ تھا اخلاص نہ تھا نور نہ تھا

مجھ کو خود اپنے سے آنے لگی عار اور نفرت
دیکھ کر ظاہر و باطن کو خراب اور گندا

آہ اِکرنا رہا مَیں کیسی ملمع سازی
جنس کھوٹی تھی جسے کر کے دکھایا اچھا

تجھ پہ افسوس ہے اے نفسِ دنی و ظالم
تو نے دھوکا بھی دیا جا کے تو مرشد کو دیا

یہ ترا مکر۔ یہ تلبیس۔ خدا خیر کرے
نفسِ امّارہ مرے۔ تو نے یہ اچھا نہ کیا

اب مناسب ہے کہ کر دے تو ابھی گوش گذار
میرے آقا مرے ظاہر پہ نہ جانا اصلا

اپنی تاریکیٔ باطن پہ ہوں میں آپ گواہ
عالم الغیب ہے یا واقفِ اسرار مرا

پاس پھٹکیں نہ مرے دوست بھی گر جان مارے
گر حقیقت کا ذرا ان کو دکھا دوں چہرہ

نیت و خُلق و عمل۔ اور یقین و ایمان
مُنہ پہ لانے سے ان الفاظ کو آتی ہے حیا

کاتبِ قول و عمل ہیں جو فرشتے وہ بھی
کفر و شوخی کو مری دیکھ کے اُٹھے تھرّا

حسن ظنّی کا لیا آپ نے لاریب ثواب
لیکن اس دل پہ لگا یا یہ کچوکا کیسا

چین دن کو ہے مجھے اور نہ شب کو آرام
تم نے سمجھا مجھے کیا اور میں کیسا نکلا

ہے یہ آوابِ ارادت کے مخالف بالکل
ایسی باتوں میں رہے آپ کا میرا پردہ

سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
سخت بیمار ہوں بشّر علادی میرا

اے مرے مرشدِ کامل اے مرے راہ نما
آپ کو حق کی قسم۔ کیجئے حق سے یہ دُعا

نیک ظنی کو مُبدّل بہ حقیقت کر دے
لاج رکھتا ہے پیارو کے کہے کی مولا

ماسوی اللہ سے کر دے مرا سینہ خالی
حُبِّ دنیا کو مرے نفس پہ کر دے ٹھنڈا

معرفت دل کو ملے رُوح کو نُورِ ایماں
ذرّے ذرّے میں مرے عشق رچا دے اپنا

کرمِ خاکی کو اگر چاہے تو انساں کر دے
میرا مولا مری بگڑی کا بنانیوالا

مستحق گرچہ نہ ہُوں لطف و کرم کا لیکن
کچھ بھی ہُوں کوئی بھی ہُوں ہوں تو اسی کا بندہ

حشر میرا شہِ خوباں کی رفاقت میں ہو
اور دائم رہے اس ہاتھ میں دامن اُن کا

ما بدیں مقصدِ عالی نتوانیم رسید
ہاں مگر لطفِ شما پیش نہد گامے چند

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا دوسرا خط
### جماعت احمدیہ کے نام

حضور کا ایک مفصل خط جس میں اس سفر کی تیاری۔ ضرورت۔ اہمیت اور مشکلات کے ذکر کے علاوہ یہ بھی ثابت فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر درج ہے۔ موصول ہُوا ہے۔ جو انشاء اللہ اگلے پرچہ میں درج کیا جائیگا ؛

## شہید ماریشس کے والد اور اہل و عیال کیلئے دُعا

ابو عبید اللہ حافظ غلام رسُول صاحب وزیر آبادی حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مولوی عبید اللہ صاحب شہید مرحوم کے بال بچوں کے لانے کے لئے ماریشس تشریف لے گئے تھے۔ وہاں سے بال بچے سمیت ۱۳ر جولائی کو بخیریت کولمبو واپس پہنچ گئے ہیں۔ کولمبو (لنکا) کے احمدی دوستوں نے حافظ صاحب کو ایک ہفتہ تبلیغ کے لئے ٹھہرا لیا۔ ۱۸ر جولائی کو آپ نے بٹالہ کے لئے ٹکٹ خرید لئے۔ لیکن ناگاہ سات بجے شام کے انجن کے پڑوسی کے گھر میں آگ لگ گئی۔ اور تمام سامان جلکر راکھ ہو گیا جس پر روانگی ملتوی ہو گئی۔ ادھر اخبارات میں تار شایع ہو گیا۔ کہ انڈیا جانے کی ریلوے لائن کثرت سیلاب کے باعث ٹوٹ گئی ہے۔ اور ٹکٹ سر دست بند ہیں۔ اس لئے حافظ صاحب مع شہید مرحوم کے اہل و عیال کے وہیں رُکے پڑے ہیں۔ اور دوستوں سے دُعا کی التجا کرتے ہیں۔ (الحکم۔ قادیان)

## ایران اور بخارا کے تبلیغی وفد

کوئٹہ سے تار موصول ہُوا ہے کہ بخارا وفد نیز وفد ایران کوئٹہ سے روانہ ہو گئے۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو وفود کو کامیاب و کامران کرے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۴ - اگست ۱۹۲۴ء

# بھیرہ کا بلوہ

## جماعت احمدیہ کے لئے سبق

اخبار "سیاست" ۴ اگست میں بھیرہ کے اس بلوہ کا ذکر کرتے ہوئے جو غیر احمدیوں اور احمدیوں میں ہوا۔ اس کے غلط حالات لکھ کر جماعت احمدیہ پر امن شکنی اور دوسروں کو تنگ کرنے کا الزام ایک نامہ نگار نے لگایا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم واقعات بلوہ کے متعلق کچھ لکھیں۔ یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو بانی سلسلہ احمدیہ اور موجودہ امام جماعت کی طرف سے جس قدر بامن رہنے اور تکالیف کے مقابلہ میں صبر کرنے کی ہدایت ہے۔ اس کا اندازہ ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فساد بھیرہ کے متعلق دوران سفر سے امیر جماعت احمدیہ کو بذریعہ تار ارسال فرمائے۔ حضور نے عدن سے تار دیا :۔ کہ

"سلسلہ کی عزت کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ اپنے طور پر تحقیقات کریں۔ اگر اس میں احمدیوں کا قصور نکلے۔ تو ان کو تنبیہ کی جانی چاہیئے۔ اور جو شخص یا اشخاص اس فساد کے اصل بانی ہوں۔ ان کا مقاطعہ کرنے کے متعلق میرے پاس رپورٹ آنی چاہیئے"

گویا اگر احمدیوں کی طرف سے زیادتی ہوئی ہے۔ تو ایک طرف تو قانونی طور پر وہ زیر مواخذہ ہونگے۔ اور دوسری طرف سلسلہ کی طرف سے ان سے یہ سلوک کیا جائیگا کہ سرزنش کے علاوہ مقاطعہ بھی کر دیا جائے گا۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو اس طرح دونوں طرف سے جکڑا ہوا سمجھیں کہ ایک طرف تو انہیں قانونی گرفت کا خطرہ ہو۔ اور دوسری طرف اپنے مذہبی رہنما سے تعلقات منقطع ہو جانے کا ڈر ہو۔ اور پھر جبکہ بقول نامہ نگار "سیاست" ان کی یہ حالت ہو کہ بد دنیا بھر میں کسی جگہ ان لوگوں کو اکثریت حاصل نہیں" تو وہ کیونکر کسی پر زیادتی کر سکتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے امام جماعت احمدیہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس معاملہ میں تحقیقات کر کے دیکھا جائے کہ احمدیوں کی زیادتی تو نہیں۔

اس ارشاد کے مطابق مرکز سے جناب مفتی محمد صادق صاحب اور جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل کو خاص اس غرض کے لئے روانہ کیا گیا۔ اور مولوی فضل الٰہی صاحب بھی ان کے ساتھ گئے۔ انہوں نے نہایت سعی اور کوشش سے تحقیقات کی۔ بے تعلق غیر احمدیوں سے بھی حالات دریافت کئے۔ اور اس کے بعد جو رپورٹ لکھی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ بیچارے احمدیان بھیرہ مدتوں کی دشمنی اور ایک مولوی صاحب کے اشتعال کا شکار ہو گئے ہیں جس کا ذکر نامہ نگار "سیاست" نے بھی کیا ہے۔ اور لکھا ہے :۔

"مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۲۴ء کو بمقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ پراچگان میں مولوی محمد صدیق صاحب کا وعظ حیات مسیح پر ہوا۔ وعظ سے غرض صرف یہ تھی کہ قادیانیوں کی زبردست جماعتی تبلیغ کے زہریلے اثر سے لوگوں کو بچایا جائے"

نہایت بے لوث اور غیر جانبدارانہ تحقیقات سے جو حالات معلوم ہوئے۔ وہ یہ ہیں۔ کہ مولوی مذکور عید الضحیٰ سے کئی روز پہلے سے احمدیوں کے خلاف محلہ پراچگان میں جو احمدیوں کے محلہ کے متصل ہے۔ اپنے پر شر وعظوں سے احمدیوں کے متعلق جوش پھیلا رہا تھا۔ عید کے دن بھی جیسا کہ نامہ نگار سیاست کا بیان ہے۔ اس نے سخت اشتعال انگیز لیکچر دیا احمدیوں نے اپنے تمام احباب کو تاکید کر رکھی تھی۔ کہ کوئی احمدی اس مولوی کے وعظ میں نہ جائے۔ نہ سننے کے لئے۔ نہ رپورٹ لینے کے لئے۔ تاکہ کسی قسم کا جھگڑا اور فساد نہ ہو جائے۔ چنانچہ اس کے وعظوں میں کوئی احمدی نہ گیا۔ عید کے دن تیسرے پہر ایک احمدی لڑکا بازار میں کارڈ لینے کے لئے گیا۔ کارڈ والے کی دکان پر اور ارد گرد کچھ لوگ بیٹھے احمدیوں کے خلاف بد زبانی کر رہے تھے۔ احمدی لڑکے کو دیکھ کر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو گندی گالیاں دینی شروع کر دیں لڑکے نے انہیں گالیاں دینے سے منع کیا۔ لیکن وہ اور بھی تیز ہو گئے۔ اسپر لڑکے نے بھی جوش میں آ کر جواب دیا۔ وہ سب اسے مارنے اٹھے۔ اور اسے گھیر لیا۔ اور مارنا شروع کیا تھوڑے ہی فاصلہ پر تین چار احمدی اسی بازار میں کپڑے خرید رہے تھے۔ وہ اس لڑکے کو بچانے کے لئے دوڑے اس وقت چار پانچ احمدی تھے۔ اور بیٹھک کے قریب غیر احمدی لڑائی زبانوں پر یا دھکا مشتی سے تھی۔ احمدیوں نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے اپنے محلہ کی طرف ہٹنا شروع کیا۔ اتنے میں احمدی محلہ میں خبر پہنچی۔ اور وہاں سے چھ سات احمدی خالی ہاتھ دوڑے تاکہ اپنے آدمیوں کو ہٹا لائیں۔ مگر اس عرصہ میں فریق مخالف کا بہت زور ہو گیا۔ تاہم احمدی پیچھے ہٹتے چلے آ رہے تھے کہ ایک پراچہ اپنی دکان سے لاٹھی لے کر دوڑا۔ اور لڑائی میں شامل ہو گیا۔ اس کو دیکھ کر چند اور پراچے بھی لاٹھیاں لائے اور احمدیوں کو جو پیچھے ہٹ رہے تھے۔ لاٹھیوں سے مارنا شروع کر دیا۔ احمدی ان میں سے بعض کی لاٹھیاں چھین کر اپنا بچاؤ کرتے ہوئے ہٹتے گئے۔ ایک ۵۵ سالہ پراچہ گر پڑا اسوقت پراچوں کی طرفدار عورتوں نے کوٹھوں پر سے اینٹیں مارنی شروع کر دی تھیں۔ جو اس گرے ہوئے آدمی پر بھی پڑیں چونکہ اس پراچہ کا قد۔ لباس اور شکل بھی ایک احمدی سے ملتی جلتی تھی۔ اس لئے پراچوں نے پہلے تو یہی سمجھا کہ وہ احمدی گرا ہے لیکن جب وہ خوب مار کھا چکا۔ اور احمدی دور نکل گئے تب پراچوں کو ہوش آئی۔ اور پہچانا کہ وہ پراچہ ہے۔ جہاں وہ گرا۔ وہ جگہ احمدی محلہ اور مسجد کے بالکل قریب ہے۔

اس بارے میں بعض غیر احمدیوں کی زبانی یہ بھی افواہ ہے واللہ اعلم کہاں تک درست ہے۔ کہ مقتول کا کوئی دشمن پراچوں میں سے تھا۔ جس نے اس موقعہ کو مناسب سمجھ کر ارادتاً اسے لاٹھی مار کر گرا دیا۔ بہرحال اس وقت کئی سو غیر احمدی لاٹھیاں اور کلہاڑیاں لے کر پہنچے ہوئے تھے۔ تاکہ احمدیوں کو ان کے محلہ اور گھروں میں جا کر ماریں۔ لیکن زخمی پراچہ کو جان بلب دیکھ کر ان کے سرکردہ لوگوں نے احمدیوں پر مقدمہ بنانے کے لئے اسے کافی سمجھا۔ اور لوگ حملہ کرنے سے باز رہے۔

اس کے بعد فریق مخالف نے سارا زور مقدمہ کو خطرناک سے خطرناک بنانے اور سب احمدیوں کو پھنسانے پر صرف کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۲۲ احمدی جن میں سے کئی ایک نے لڑائی دیکھی تک بھی نہیں تھی۔ گرفتار کر کے حوالات میں دیدیئے گئے۔ جو کئی دن کے بعد مجسٹریٹ صاحب کے حکم سے ضمانتوں پر رہا ہوئے۔ دوسرے فریق کے لوگوں کی ضمانتیں پولیس میں ہو چکی تھیں۔ احمدیوں میں سے ۹ آدمیوں کو جو کہ اس لڑائی میں پھنس گئے تھے۔ کافی چوٹیں آئیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں دوسرے فریق کے چند آدمیوں کو صرف معمولی ضربیں لگیں۔

چونکہ مقدمہ دائر ہو گیا ہے۔ اس لئے بلوہ کے متعلق اسوقت ہم کوئی رائے زنی نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن اتنا کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جو شخص بھی دشمنی اور عداوت سے علیحدہ ہو کر ان حالات پر غور کرے گا۔ جن میں یہ بلوہ وقوع پذیر ہوا۔ وہ فوراً سمجھ جائے گا کہ بھیرہ کے احمدیوں کی طرف سے قطعاً کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوئی۔ اگرچہ کونہ بینوں کی

نظر میں فریق مخالف کے ایک آدمی کا کسی نہ کسی طرح مرجانا احمدیوں کی بے گناہی اور مظلومی کے نمایاں ہونے میں حائل ہو سکتا ہے لیکن جو لوگ عقل کا مادہ اور دنیا کا تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس قسم کی لڑائی میں کسی پارٹی کا کوئی آدمی مارا جانا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ وہ پارٹی مظلوم ہے۔ جماعت احمدیہ کی روایات بتاتی ہیں کہ آج تک ہمیشہ احمدی دوسروں کے ہی ظلم و ستم برداشت کرتے رہے ہیں اور انہیں حکم ہی یہ دیا گیا ہے کہ کسی پر سختی کرنے کی بجائے خود سختی اٹھاؤ۔ اور دشمنوں کو بھی نرمی اور محبت سے اپنے دوست بناؤ۔ جس جماعت کو یہ حکم ہو۔ وہ کبھی مظلوم بننے کی بجائے ظالم بننا پسند نہیں کر سکتی۔ اور نہ اس کے متعلق یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کسی کی جان لینے کے فعل شنیعہ کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھ سکتی ہے۔ ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ دیانتداری اور حق پسندی کو ہاتھ سے نہ دیتے ہوئے ایک اتفاقی حادثہ کی وجہ سے جو ابھی زیر تحقیقات ہے۔ جماعت احمدیہ پر وہ الزام نہ لگائیں۔ جو آج تک ہمارے مخالفین کے لئے ہی مخصوص رہا ہے اور جب تک لوگ احمدیت کی حقیقت کو سمجھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے رہیں گے۔ اس وقت تک ہمیشہ احمدیت کے مخالف ہی اس الزام کے نیچے آتے رہیں گے۔ کیونکہ ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے۔ اور احمدی ہونے کے شرائط میں یہ بات داخل ہے کہ "عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے" اور احمدی جماعت ہمیشہ ہر جگہ اسی پر عمل پیرا رہی ہے۔

بھیرہ کے اس افسوسناک حادثہ کا ذکر ختم کرنے سے قبل ہم اپنی جماعت سے بھی کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بھیرہ کے احمدی جس مشکل اور ابتلا میں مبتلا ہوئے ہیں۔ اس سے ساری جماعت کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس قسم کی باتوں سے قطعاً بچنا چاہیئے۔ جن کا نتیجہ فتنہ فساد کی صورت میں نکل سکتا ہو۔ دیکھئے احمدیان بھیرہ نے ایک طرف تو مخالفین کے ہاتھوں مار کھائی۔ زخمی ہوئے۔ گرفتار ہو کر حوالات میں بند ہوئے۔ اور مقدمہ کا نتیجہ باقی ہے۔ (اللہ ان کا حافظ و ناصر ہو) دوسری طرف اگر ان کی زیادتی ثابت ہو جاتی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھی مقاطعہ کی سزا دینے سے دریغ نہ فرماتے۔ اس سے سمجھ لیا جائے۔ کہ وہ کس قدر تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ پس ہمارے لئے کسی پر زیادتی کرنا تو الگ رہا۔ ظلم کے مقابلہ میں ہاتھ اٹھانا بھی آسان نہیں ہے۔ اور نہایت احتیاط اور حزم سے بچ بچ کر چلنے اور پھونک پھونک کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی گالیاں دیتا ہے۔ اور ہمارے آقا و مقتدا کو برا بھلا کہتا ہے۔ تو اگر تم صبر کی طاقت نہیں رکھتے۔ تو وہاں سے ہٹ جاؤ۔ اور اگر صبر کی طاقت رکھتے ہو۔ اور اپنے جوش کو دبا سکتے ہو۔ تو اسے محبت اور نرمی سے نہ کہ جوش اور غصہ سے بتاؤ۔ کہ اس سے کیا فائدہ؟ کیوں اپنا منہ اور سننے والوں کے کان خراب کرتے ہو۔ یہ بتانا اور سمجھانا اس ڈھنگ اور اس طریق سے ہو کہ جس سے اس کی بھلائی اور بہتری مقصود ہو۔ نہ کہ اس بات کہ جذبہ انتقام کی بو اس سے آتی ہو۔ لیکن اگر کوئی پھر بھی نہیں مانتا۔ تو اس سے منہ پھیر لو۔ اور ایسے موقع سے چلے جاؤ۔ کیونکہ ایسی حالت میں وہاں ٹھیرنا جذبہ غیرت کے خلاف ہے۔

اگر کوئی تم پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔ تو جہاں تک ممکن ہو۔ بطریق احسن اپنی حفاظت کی کوشش کرو۔ مگر بہرحال دوسرے کو نقصان پہنچانے کا خیال دل میں نہ لاؤ۔ ورنہ تم دنیا میں مظلوم ہوتے ہوئے ظالم سمجھے جاؤ گے اور تمہاری وجہ سے ساری جماعت پر الزام لگایا جائے گا۔

پس اگر دنیا میں کامیاب اور خدا تعالے کے حضور سرخرو ہونا چاہتے ہو۔ تو مظلومی اور بیکسی کی حالت کو کسی قسم کی زبردستی اور زیادتی سے ہزار درجہ بہتر سمجھو۔ کیونکہ خدا تعالے کی نصرت ہمیشہ مظلوموں کی دستگیری کیا کرتی ہے نہ کہ ظالموں کی۔ خدا تعالے کا رحم بیکسوں کے لئے جوش دکھاتا ہے۔ نہ کہ زبردستی کرنے والوں کے لئے۔

خدا تعالے ہم سب کو اس راہ پر چلنے کی توفیق دے ہمیں مشکلات میں صبر اور استقامت عطا فرمائے۔ اور ہماری قربانیوں کو قبول کرے۔ آخر میں ہم تمام احمدی احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ احباب جماعت بھیرہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کیونکہ وہ واقعی مظلوم ہیں۔ اور احمدیت کی وجہ سے ان کو ان تکالیف میں ڈالا گیا ہے۔ اللہ تعالے ان کا اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

## مسلمانوں کی مذہبی اصلاح کیونکر ہو سکتی ہے

مرکزی خلافت کمیٹی نے مسلمانوں کے ادبار اور ذلت کو دور کرنے کے لئے مسلمانوں کی تنظیم کے متعلق جو پروگرام تجویز کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم مفصل طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ جب تک مسلمان حقیقی مسلمان نہ بنیں گے۔ اس وقت تک ان کی ذلت اور بربادی کے دور ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ معزز معاصر مدینہ (۹ اگست) بجنور نے بھی اس بارے میں اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا ہے

"ہمارے نزدیک مسلمانوں کی بہترین تنظیم یہ ہے۔ کہ ان کو پختہ اور صادق مسلمان بنانے کی کوشش کیجائے۔ مسلمانوں کی پستی و فلاکت کا واحد سبب یہ ہے۔ کہ وہ صورت و سیرت میں مسلمان نہیں رہے۔ صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اگر مسلمانوں میں جذبۂ ایمان کامل ہو جائے۔ اگر ان کے اعمال و افعال دین محمدی کے مطابق ہو جائیں۔ اگر غیرت اسلامی ان کے قلوب میں حس و حرکت پیدا کر دے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں ذلیل و خوار نہ کر سکے اور دنیوی مال و متاع پھر ان پر از خود نثار ہونے لگے۔ ہم اپنے رہبروں سے باادب درخواست کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ فی الحقیقت مسلمانان ہند کی محبت کا دل میں درد رکھتے ہیں۔ تو ان کی مذہبی اصلاح و فلاح میں مصروف ہو جائیں۔ مسلمانوں کی مذہبی حالت درست ہو جانے کے بعد زندگی کے باقی پہلو خود بخود درست ہو جائیں گے۔"

معاصر موصوف نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ البتہ ایک فرق اور بہت بڑا فرق ضرور ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ ہم نے تو مسلمانوں کی مذہبی حالت درست ہونے کا یہ طریق بتایا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کو قبول کریں۔ جنہیں خدا تعالے نے اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ مگر "مدینہ" اس کام کے کرنے کے لئے "اپنے رہبروں" سے "باادب درخواست" کرتا ہے جس کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ ایسے رہبر کون سے ہیں جو مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنا دے سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کا جس سے کچھ امید ہو سکتی ہے۔ جو نقشہ خود اس نے کھینچا ہے۔ وہ یہ ہے

"تعلیم یافتہ طبقہ میں تین گروہ ہیں۔ عربی دان حضرات جو اسلام کے امین اور شریعت محمدی کے حامل ہیں۔ انگریزی دان گروہ جس کا دل و دماغ علوم و فنون جدیدہ سے روشن ہے۔ اردو دان حضرات جن کو انقلاب زمانہ نے بیکار و غیر مفید بنا دیا ہے۔ انگریزی دانوں پر مغربی تعلیم و تمدن کے اثرات نے ایسا تسلط کیا ہے۔ کہ مذہبیت و روحانیت کو ان کے افکار و تخیلات سے بعد المشرقین ہے ارکان اسلام و احکام شریعت کی پابندی سے وہ اپنی ذات کو مستثنیٰ سمجھتے ہیں۔

عربی دانوں کی زندگی میں سوائے صوم و صلوٰۃ کی پابندی کے کوئی مذہبی پہلو نظر نہیں آتا۔ ان کے اعمال و اخلاق میں تعلیم اسلام سے کچھ تطابق نہیں ہے۔

اردو دان گروہ کی دنیا پرستی اور مذہبی لاعلمی نہایت افسوسناک ہے"

جب ان تینوں گروہوں کی یہ حالت ہے۔ اور یقیناً یہی حالت ہے تو ان میں سے کسی کو اپنا "دینی رہبر" قرار دینا اور ان سے مسلمانوں کی "مذہبی اصلاح" کی درخواست کرنا بالکل عبث ہے۔ نہ ان سے کچھ ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ کام وہی جماعت کر سکتی ہے جو خدا تعالے کی طرف سے اسی غرض کیلئے بنائی جائے۔ اور ایسی جماعت اس وقت تمام دنیا میں سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں ہے۔ پس یہ کام جماعت احمدیہ ہی کریگی۔ اور وہی دینی اصلاح یافتہ ہونگے جو اس میں شامل ہونگے۔ دینی اصلاح کے خواہشمند مسلمانوں کو اس بات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔

# حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حالات

## شبیر طبیؓ کے قلم سے

میں نے ان احباب میں سے بعض سے جنہیں سفر یورپ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی رفاقت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ چلتے وقت یہ عرض کی تھی کہ چونکہ جماعت حضور کے مفصل سے مفصل حالات معلوم کرنے کی نہایت مشتاق رہیگی۔ اس لئے جس قدر کسی کو موقع ملے وہ اپنے اپنے رنگ میں حالات سفر سے اطلاع دیتے رہیں۔ اور یہ گذارش میں نے خاص طور پر جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے کی تھی جنہیں خوش قسمتی سے حضور کی خدمت میں رہنے کا سب سے زیادہ موقع میسر ہوتا ہے میں ممنون ہوں۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب نے جو وعدہ فرمایا تھا۔ اسے خط بھیجنے کے سب سے پہلے موقعہ پر جو انہیں عدن میں ملا۔ انہوں نے ایفا کیا ہے۔ ان کے تحریر کردہ حالات کو پڑھ کر احباب اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ان ضروری اور ایمان پرور حالات کو جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ذات خاص کے متعلق ہیں۔ تحریر میں لانے کا شرف آپ ہی کو حاصل ہو سکتا ہے۔ امید ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف اس نہایت ضروری فرض کو جس کے لئے ساری جماعت ان کی نہایت ہی شکر گذار ہوگی۔ آئندہ بھی ادا فرماتے رہیں گے۔

ان حالات سے اور بہت سی دلچسپ اور سبق آموز باتوں کے علاوہ ناظرین کرام تفصیلی طور پر یہ بھی معلوم کر سکیں گے۔ کہ ہمارے پیارے امام کو اس بحری سفر میں کس قدر تکلیف برداشت کرنی پڑی۔ اور آپ کی جسمانی حالت کیسی رہی ؛ (ایڈیٹر)

آج (۱۸ر جولائی) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو جہاز پر سوار ہوئے چوتھا روز ہے۔ ۱۵ر جولائی کی صبح سے جو روانگی کا وقت ہے۔ اس وقت تک سمندر کی حالت یکساں متلاطم ہے ایک منٹ کے لئے سکون نہیں ہوا۔ جہاز کے چاروں طرف لہریں ہی لہریں اس طرح معلوم دیتی ہیں۔ کہ جیسے چھوٹے چھوٹے پہاڑی ٹیلوں میں حرکت پیدا ہو جائے۔ اور وہ آپس میں زور سے ٹکرانے لگیں۔ جہاز کی کیفیت یہ ہے کہ کبھی اگلا حصہ بلند اونچا اٹھتا ہے۔ اور پچھلا سرا پانی کے اندر ڈوبنے کے قریب ہو گیا ہے اور کبھی اگلا سرا پانی میں ہو اور پچھلا سرا بیس گز اونچا اٹھ گیا ہے۔ کبھی جہاز ایک طرف کروٹ لیتا ہو کبھی دوسری طرف اسی حالت میں تین دن گذرے ہیں۔ تمام کے تمام اہل قافلہ کرسیوں پر اور فرش پر لیٹے ہوئے اس مشکل وقت کو گذار رہے ہیں۔ ذرا سر اونچا کیا چکر اور متلی شروع ہوئی ؛

### ناسازی طبیعت

حضرت اقدس کے لئے ایک علیحدہ چھوٹے سے کمرہ کا انتظام ہے۔ تین دن کے عرصہ میں صرف دو وقت باہر نکلے۔ وہ بھی تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے۔ نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے رہے ورنہ ہر وقت لیٹے ہی رہے۔ پہلے روز کھانے کے وقت کھانے کے کمرہ میں گئے تھے۔ ایک منٹ کے اندر ہی متلی کی وجہ سے واپس چلے آئے۔ اب تک صورت یہ ہے کہ ایک آدھ بسکٹ مع اچار وغیرہ کے ساتھ کھایا اور لیٹ گئے۔ اس حالت کا لازمی نتیجہ کمزوری کا محسوس ہوتا تھا۔ کل فرماتے تھے۔ دل میں ضعف محسوس ہوتا ہے۔ آج پھر کمزوری کا احساس زیادہ ہے۔ اور کچھ بخار بھی ہو گیا ہے۔ چونکہ سمندر میں طوفان بھی آج زیادہ ہے۔ اس وجہ سے چکر بھی زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ حضور کی ایسی حالت میں یہ خاکسار حضور کے کمرہ میں حاضر رہتا ہے۔ حالت گو میری بھی اچھی نہیں۔ مگر حضور کی حالت ناسازی کا احساس اپنی سب حالت کو بھلا دیتا ہے۔ اور حسب ضرورت لڑکھڑاتا ہوا باہر اندر کام کرتا رہتا ہوں ؛

### شفقت علی خلق اللہ

حضور کے کمرہ کا خادم جو جہاز والوں کی طرف سے معین ہے۔ بوجہ حضور کی شفقت کے حضور کے کمرہ میں بہت کم آتا ہے حضور قیاس فرما لیتے ہیں۔ کہ بیمار ہوگا۔ اور خاکسار بھی حضور کے اتباع میں اس کو معذور سمجھ کر اس کو بھی پوچھتا ہے۔ تم اچھے ہو۔ گویا ہمیں ایک مریض مل گیا ہے۔ جس کا علاج ہمارے سپرد ہے۔ حالانکہ دوسرے مسافر اسی بیمار سے خوب اچھی طرح کام لیتے ہیں۔ اور وہاں اس کی بیماری کو کوئی جانتا بھی نہیں اسی پر بس نہیں۔ حضور کی ہمدردی اس قدر غالب ہے۔ کہ حضور کو بعض اصحاب نے جو اعلیٰ قسم کے آم بطور تحفہ دیئے تھے۔ حضور نے ان میں سے اس کمرہ کے خادم کو بھی دیئے۔ اور بعض ہمسائیوں اور بعض کارکنان جہاز کو بھی ؛

### ہمراہیوں کے آرام کا خیال

حضور کے ہمراہیوں میں سے سات ہمراہی ڈیک پر سفر کر رہے ہیں۔ سب کے آرام کا خیال حضور رکھتے ہیں۔ اور کبھی اپنے کھانے میں سے ان کو بھجواتے ہیں۔ کبھی چودھری فتح محمد صاحب کو جو سیکنڈ کلاس میں ہیں۔ ان کو سخت تاکید فرماتے ہیں۔ کہ کھانے کے منتظم کے ساتھ خاص انتظام کر لیں۔ تاکہ ہر وقت سب کو کھانا مل جائے۔ آج کسی قدر ہمراہیوں کے کھانے میں دیر ہو گئی تھی۔ تو حضور نے خاکسار کو چودھری صاحب کے پاس بھیجا۔ کہ ان کو نوٹس دوں۔ کہ اگر دس منٹ کے اندر اندر آپ نے ہمراہیوں کے کھانے کا انتظام نہ کیا۔ تو پھر ہم خود کرینگے۔ مگر چودھری صاحب خوش قسمت تھے۔ ان کو بھی وقت پر توفیق مل گئی ؛

### سفر کی تکالیف

بیشک حضور کے سفر یورپ کی رائے دینے والے دوست اپنی جگہ پر بری الذمہ ہیں۔ کہ انہوں نے دینی اغراض کو مدنظر رکھ کر یہ رائے دی۔ لیکن اگر وہ دوست جہاز کے سفر کی تکالیف کا خود اندازہ لگائے ہوئے ہوتے۔ خصوصاً طوفانی دنوں میں۔ تو پھر اس امر پر ضرور غور کرتے۔ کہ جماعت کے نور نظر اور پیارے مسیح موعود کے لخت جگر پر کیا پہلے ہی کم پہاڑ غموں کے ہیں۔ جو سمندری تکالیف میں ڈالا جائے۔ پھر حضور اگر چاہتے۔ تو ان طوفانی حالتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے سفر سے پیچھے ہٹ جاتے۔ مگر قربان اس عزم اور ارادہ کے۔ کہ جب احباب نے حضور ہی کو آگے بڑھنے کا مشورہ دیا۔ تو حضور چل پڑے۔ سمندر کو دیکھنے والی آنکھیں اور جہاز کے ہچکولوں کو محسوس کرنے والے قلب شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ اس سے بڑھ کر تکلیف دہ موسم سمندری سفر کا شاید ہی کوئی اور ہوگا۔ مجھے بار بار ایک بات یاد آ کر بے چین کر دیتی ہے۔ حضرت ام المومنینؓ تھوڑے سے پانی کو دیکھ کر بہت گھبرا جاتی ہیں۔ کشمیر کے سفر میں حضور کشتیوں کے لئے تیار تھے لیکن اس لئے نہ ٹھیریں اور نہ ہی حضرت صاحب کو ٹھیرنے دیا۔ کہ ذرا ہوا کا جھونکا لگتی تو گھبرا جاتیں۔ اور اس سفر کے موقعہ پر جب حضور بٹالہ کو روانہ ہو رہے تھے۔ حضرت ام المومنین موڑ تک تشریف لے گئیں۔ جب میں حضور کے پاس سے گذرا۔ تو فرمانے لگیں۔ ڈاکٹر صاحب میرے پیارے بیٹے اللہ کے سپرد۔ یہ الفاظ سنتے ہی میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ مگر ان کو کیا معلوم تھا۔ کہ سمندر کی کیا حالت ہے۔ اور کیسی حالت میں محمود احمد شریف نے گذرنا ہے ؛

### لاثانی امام

اے پیارے احمدی بھائیو! اور اپنے ماں باپ کے لخت جگرو۔ آپ خوب سمجھ لیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو آپ کو امام دیا ہے۔ کسی رنگ میں بھی اسکا کوئی ثانی نہیں۔ گو یہ بات آپ سب لوگ خود بھی سمجھتے ہیں۔ اور اس کا اظہار اہل زبان اور اہل قلم کی طرف سے اکثر ہوتا رہتا ہے۔ مگر بعض واقعات کے معلوم ہونے پر اگر بطور شہادت کسی بات کو پیش نہ کیا جائے۔ تو شاید ایسا انسان قابل مواخذہ ٹھیرتا ہے۔ میں اپنی خوش قسمتی پر خدا کے فضل اور رحم سے نازاں ہوں۔ کہ میری آنکھیں اور میرا دل

اس موتی۔ اس لعل۔ اس پھول کی خوبصورتی رنگ و بو کو محسوس کر رہے ہیں۔ ابھی میں یہ چند سطور حضور کے قدموں میں بیٹھا لکھ رہا ہوں۔ حضور نے چونکہ الحمد للہ فرمایا۔ اب نبض دیکھو کیسی ہے۔ عرض کیا حضور ابھی کچھ تیز ہی ہے۔ پر چہرہ کا رنگ اچھا ہے۔ کوئی فکر کی بات نہیں۔ گو میں نے چہرہ کے متعلق یہ اس لئے بھی کہا۔ کہ حضور کو زیادہ فکر نہ ہو۔ مگر میری آنکھوں کو چہرہ ہر وقت اچھا ہی معلوم دیتا ہے۔ اس لئے یہ خلاف واقعہ بھی نہیں۔ میں کوئی شاعر نہیں۔ نہ تحریر میں مشق ہے۔ لیکن ایک دفعہ اپنی اس خوش قسمتی پر نظر کر کے بے اختیار میرے منہ سے یہ اشعار نکل گئے:

بڑا آج فضلِ خدا ہو رہا ہے
کہ محمود جلوہ نما ہو رہا ہے
ہزاروں ہی سجدے کریں میری آنکھیں
کہ حاصل انہیں مدعا ہو رہا ہے

**جہاز میں نمازیں** حضور نمازوں کے وقت چارپائی سے نیچے اتر آتے ہیں۔ اور تیمم کر کے نماز باجماعت ادا فرماتے ہیں۔ حضور ہوتے اور میں ہوتا ہوں۔ خود نماز ادا کرنے کے بعد اہل قافلہ کے متعلق دریافت فرماتے ہیں کہ سب نے نماز ادا کر لی۔ اور خوب اچھی طرح تحقیقات کرواتے ہیں۔ کہ کسی کی نماز رہ نہ جائے۔ میں ہر ایک سے دریافت کر کے حضور کو اطلاع دیتا ہوں۔ تو حضور کو اطمینان ہوتا ہے۔ ایک دفعہ حضور نے سارے ممبران کے ساتھ ملکر نماز ادا کی۔ اور فرمانے لگے۔ الحمد للہ میں نے سب نمازیں باجماعت ادا کی ہیں۔

خاکسار ڈاکٹر حشمت اللہ

## رپورٹ مجلس مشاورت ۲۴ء

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۴ء طبع ہو کر آگئی ہے جس کی ایک ایک کاپی ہر انجمن کے ریکارڈ میں ہونی ضروری ہے کیونکہ بدوں رپورٹ کے مطالعہ کے احباب سلسلہ احمدیہ کو علم نہیں ہو سکتا کہ کون کون سے امور مجلس مشاورت میں پیش ہوئے اور کیا کیا تجاویز ان کی تکمیل کے لئے پاس ہوئیں۔ اور ان کے ماتحت احباب سلسلہ پر کس قدر مزید ذمہ داریاں عاید ہوئیں۔ یہ سب باتیں رپورٹ مجلس مشاورت کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ رپورٹ مجلس مشاورت کی ایک ایک کاپی منگوا کر احباب کو اکٹھے کر کے سنا دیں۔ قیمت فی کاپی ۸ ؍ ہے ۸ ؍ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر ہذا سے منگوا لیں۔ اور یہ رقم مقامی چندے سے ادا کریں۔ علاوہ سیکرٹری صاحبان کے دیگر سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لینے والے احباب بھی قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان

# جناب بہاء اللہ کا دعویٰ خدائی

(نمبر ۲)

(از جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل)

اس لحاظ سے کہ بہاء اللہ کا ادعا خدا ہونے کا تھا۔ اس میں خدائی صفات ملنے جاتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ وہ انسانی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ اس میں انسانی صفات مانے جاتے ہیں۔ اس لئے اس بات سے کبھی دھوکا نہیں کھانا چاہیئے کہ بہاء اللہ کی کتابوں میں ایسی عبارتیں بھی موجود ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو انسان سمجھتا تھا کیونکہ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اگر کوئی انسان خدائی کا دعویدار ہوگا۔ تو وہ ایسی طرز پر ہی دعویٰ کرے گا۔ کہ اسے خدا مانا جا سکے۔ بہاء اللہ دنیا میں پہلا مدعی نہیں ہے کہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔ بلکہ اس سے پہلے بھی بہت سے لوگ ہو گذرے ہیں۔ جو خدائی کے دعویدار تھے باوجود اس کے کہ وہ کھاتے پیتے تھے۔ بیمار ہوتے تھے۔ وہ اپنے آپ کو خدا نہیں منوا سکتے تھے۔ جب تک کہ ایسے طریق پر اپنی خدائی کو پیش نہ کریں۔ کہ اس میں کچھ نہ کچھ معقولیت کا رنگ لوگوں کو نظر آئے۔ جتنے لوگ خدائی کے مدعی ہوئے ہیں یا دوسرے لوگ ان کی طرف خدائی منسوب کرتے ہیں۔ وہ خدائی میں اقنوم بشری کو بھی ساتھ رکھتے ہیں۔ تا یہ اعتراض نہ ہو سکے۔ کہ یہ کیسا خدا ہے۔ جو کھاتا پیتا۔ ہگتا موتتا بیمار ہوتا ہے۔ جس طرح حضرت مسیح کو انسانی ہیکل میں خدا مانا جاتا ہے۔ اسی طرح بہاء اللہ کا دعویٰ ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی کتاب مبین صفحہ ۳۵۳ میں دعویٰ کرتا ہے کہ:۔ "قد ظهرت الكلمة التي سترها الابن انها قد نزلت على هيكل الانسان في هذا الزمان تبارك الرب الذي هو الاب قد اتى بمجده الاعظم بين الامم" کہ وہ کلمہ جسے بیٹے نے پردہ میں رکھا تھا۔ وہ ظاہر ہو گیا ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں ہیکل انسانی پر اُترا ہے۔ مبارک ہے وہ رب جو اپنی عظمت کے ساتھ اُمتوں کے درمیان آیا ہے۔

پھر بہاء اللہ اپنی اسی کتاب مبین کے ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:۔ "یا قوم طهروا قلوبكم ثم ابصاركم لعلكم تعرفون بارئكم في هذا القميص المقدس المنيع" (مبین صفحہ ۳۶) کہ اے قوم اپنے دلوں کو پاک کرو۔ پھر اپنی آنکھوں کو۔ تاکہ تم اپنے پیدا کرنے والے کو اس مقدس اور چمکتے ہوئے جامہ میں پہچان سکو علاوہ ازیں

اقتدار صفحہ ۲۱۳ کا یہ حوالہ پہلے گذر چکا ہے کہ:۔ "اذا يراه احد في الظاهر يجده على هيكل الانسان بين ايدي اهل الطغيان واذا يتفكر في الباطن يراه مهيمنا على من في السموات والارضين" کہ بہاء اللہ کو دیکھنے والا شخص ظاہر میں اس کو انسانی شکل میں دیکھتا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص اس کے باطن پر غور کرتا ہے۔ تو آسمانوں اور زمینوں کی کل مخلوق کا اس کو محافظ پاتا ہے۔

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ بہاء اللہ کا انسانی جسم اس کی خدائی کا ایک لباس تھا۔ اور جو جھگڑا عیسائیوں میں باپ اور بیٹے کا چلا آتا ہے وہی گورکھ دھندا اہل بہا میں موجود ہے چنانچہ بہاء اللہ مبین صفحہ ۷۶ (لوح ملک الروس) میں لکھتا ہے :۔ "قد اتى الاب والابن في الوادي المقدس" کہ باپ اور بیٹا دونوں اس وادی مقدس میں آ گئے ہیں۔ اور الواح مبارکہ صفحہ ۳۲۰ میں یہ بھی لکھا ہے :۔ "انا فدينا الابن وما اطلع بما اراد ربك لا جبرئيل ولا الملائكة المقربين" کہ ہم نے اپنے بیٹے کو قربانی میں دیا تھا۔ اور ہمارے ارادہ پر نہ جبرئیل کو اطلاع تھی اور نہ دوسرے فرشتوں کو۔ جس سے ثابت ہے کہ بہائی دراصل دوسرے عیسائی ہیں۔

اس ضروری نوٹ کے بعد اب میں بہاء اللہ کی خدائی کے متعلق بعض اور حوالہ جات جو باقی تھے۔ پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں:۔

سترہواں حوالہ کتاب ادعیہ صفحہ ۱۶۷/۱۵۹ میں ملاء اعلیٰ کو حکم ہوتا ہے۔ "طوفوا و زوروا رب الانام في هذه الايام التي ما ادركت مثلها العيون في قرون الاولين" کہ اے ملاء اعلیٰ کی جماعت! ان دنوں میں جن کی مثال پہلے زمانوں میں کبھی آنکھ نے نہیں دیکھی۔ تم مخلوقات کے رب کی زیارت کر لو۔ اور اس کا طواف "۔

اس عبارت میں جس رب کی زیارت اور طواف کرنے کا ملاء اعلیٰ کو حکم دیا گیا ہے۔ اس رب سے مراد خود جناب بہاء اللہ ہیں۔ پھر ادعیہ کے صفحہ ۲۹۲ میں جناب بہاء اللہ فرماتے ہیں:۔ "والذي اتى بالحق انه هو مالك الوجود" کہ یہ جو آیا ہے۔ وجود کا مالک یہی ہے یعنی سب کو وجود اسی بہاء اللہ نے بخشا ہے۔ جو خدا ہے۔

اٹھارواں حوالہ الواح مبارکہ صفحہ ۲۱۳ میں ایران کے بادشاہ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے جناب بہاء اللہ کہتے ہیں:۔

"حال اگر شاہ حق نیست کہ بنزد او حاضر شود چہ کہ جمیع از برائے اطاعت او خلق شدہ اند ولکن نظر بایں اطفال صغیر و جمعے از نساء کہ ہمہ از یار و دیار

دور مانده اند ایں امر را قبول نمودیم "

یعنی باوجود اس کے کہ خدا کی شان نہیں ہے۔ کہ کسی کے پاس حاضر ہووے۔ کیونکہ تمام مخلوق اس کی اطاعت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پھر بھی جو میں نے بادشاہ سے ملاقات کرنے کی خواہش کی ہے۔ تو یہ ان چھوٹے بچوں اور عورتوں کی خاطر ہے۔ جو اپنے وطنوں سے دور ہیں "

اس عبارت میں بہاء اللہ نے بادشاہ سے ملاقات کرنے کو اپنی الوہیت کے خلاف قرار دیا ہے۔ اور بطور عذر کے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ یہ دوسروں کی خاطر ہے۔ اگر بہاء اللہ کا خدا ہونے کا دعویٰ نہ ہوتا۔ تو انہیں اس وجہ کے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی ؛

**انیسواں حوالہ :-** اقتدار صفحہ ۲۳۰ میں بہاء اللہ نے لکھا ہے :-

"ونفسی عندی علم ما کان وما یکون۔ کہ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے۔ کہ مجھے گذشتہ اور آئندہ سب کا علم ہے"

اور اشراقات (عصمت کبریٰ) صفحہ ۱۸ میں بیان کیا ہے۔ "قد ظہر من لا یعزب عن علمہ شیئ۔ کہ وہ ظاہر ہو گیا ہے۔ جس کے علم سے کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے "

حالانکہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔ کہ یہ شان صرف خدا تعالےٰ کی ہے۔ کہ اس کے علم سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے جیسا کہ سورہ یونس میں فرمایا ہے۔ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔ یہ صفت تیرے رب کی ہے۔ کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ پس بہاء اللہ کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس کو ہر ایک چیز کا علم ہے۔ اور اس سے کوئی شے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس کے خدا ہونے کا ادعا ہے ؛

**بیسواں حوالہ :-** الواح مبارکہ صفحہ ۱۴۵ میں بہاء اللہ اپنے مریدوں کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں :-

"یا احباء اللہ لا تستقروا علی فراش الراحۃ واذا عرفتم بارئکم وسمعتم ما ورد علیہ قوموا علی النصر" کہ اے اللہ کے دوستو! تم فرش راحت پر آرام نہ کرو۔ جب تم نے اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان لیا۔ اور جو مصائب اس پر وارد ہیں۔ ان کو سن لیا۔ تو اس کی مدد کے لئے کھڑے ہو جاؤ "

پھر بطور شکوہ الواح مبارکہ کے صفحہ ۲۱۶ میں لکھا ہے۔ "ورد علینا من الذین خلقوا بامر من عندنا" کہ ہم پر مصائب ان کی طرف سے بھی وارد ہوئے ہیں۔ جو ہمارے حکم سے پیدا کئے گئے ہیں "

پھر الواح مبارکہ صفحہ ۲۱۷ میں یہاں تک لکھا ہے۔ کہ "ما دونی قد خلق بامری" کہ جو کچھ میری ذات کے سوا ہے۔ وہ سب میرے امر سے پیدا شدہ ہے"

الواح مبارکہ کے ان تینوں حوالوں میں بہاء اللہ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس کی ذات کے سوا جتنی چیزیں ہیں۔ وہ سب اس کے سے پیدا ہوئی ہیں۔ حالانکہ سورۃ اعراف میں الٰہی ارشاد ہے۔ "أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ" کہ تمام چیزیں اللہ کے حکم سے پیدا ہوئی ہیں۔ اور ان پر اسی کی حکومت ہے ؛

پس بہاء اللہ کا اس کے خلاف یہ دعویٰ کرنا۔ کہ تمام چیزیں اس کے حکم سے پیدا ہوئی ہیں۔ صاف طور پر ثابت کرتا ہے۔ کہ اس کا دعویٰ خدا ہونے کا ہے ؛

اس قسم کے بے شمار حوالہ جات کے موجود ہوتے ہوئے کسی بہائی کا یہ کہنا کہ بہاء اللہ کا دعویٰ خدا ہونے کا نہ تھا۔ یہ اس پر افترا ہے۔ کس طرح قبول کیا جا سکتا ہے۔ اور کس کی عقل ہے۔ جو اس بات کو مان لے گی۔ کہا گیا ہے۔ کہ اس نے تجلیات میں خدا ہونے سے انکار کیا ہے مگر یہ انکار فضول ہے۔ جب کہ کثرت کے ساتھ اس کے خلاف دلائل موجود ہیں۔ اگر ان دلائل کا جواب نہیں ہے تو بہاء اللہ کا دعویٰ خدائی ثابت ہے۔ اور اگر بہائیوں کے پاس ان دلائل کا کوئی جواب ہے تو پیش کریں ؛

دوم جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ بہاء اللہ کا دعویٰ خدائی عیسائیت کے رنگ میں ہے۔ جس طرح وہ صرف حضرت مسیح کو خدا نہیں مانتے۔ بلکہ حضرت مسیح کے علاوہ خدا باپ کو بھی خدائی میں شریک گردانتے ہیں اسی طرح بہاء اللہ بھی خدائی کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود نہیں کہتا بلکہ اس دعویٰ خدائی میں خدا باپ کو بھی شریک سمجھتا ہے۔ اور اس کے لئے بھی خدائی صفات ثابت کرتا ہے۔ اس لئے بہاء اللہ کا کسی جگہ ربوبیت سے انکار کرنا محض اس رنگ میں ہوگا۔ کہ ربوبیت صرف اسی کی ذات کے اندر محدود نہیں ہے۔ ورنہ جو شخص بھی بہاء اللہ کی تحریروں کو غور سے پڑھے گا۔ وہ کبھی انکار نہیں کر سکیگا۔ کہ بہاء اللہ کا دعویٰ خدا ہونے کا نہ تھا ؛

## احباب رنگون کی تبلیغی مساعی

ہمارے جوشیلے نوجوان مسٹر حسین سالک جو آج کل رنگون (برہما) میں مقیم ہیں۔ ہمارے معزز دوست مسٹر عبد القادر رکٹی کی امداد سے کئی ایک مفید رسالے ملایا م زبان میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی تائید میں شائع کر چکے ہیں۔ اور اب ان کا ارادہ ہے۔ کہ ملیا م زبان میں ایک ماہوار رسالہ بنام ستیا ہو تو یعنی مرسل صداقت شائع کریں۔ اللہ تعالےٰ ان ہر دو احباب کو جزائے خیر دے اور نیک کاموں کے واسطے مزید توفیق مرحمت فرماوے۔ آمین ؛

# مختصر ضروری خبریں

### نیا گورنر پنجاب اور اکالی

سر میلکم ہیلے گورنر پنجاب نے امرت سر میں مختلف ایڈریسوں کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ امرت سر کچھ عرصہ سے ایسے واقعات کا تماشا گاہ بنا ہوا ہے۔ جن کی وجہ سے شہر کی تجارت۔ امن اور آسودگی میں خلل واقع ہو گیا ہے۔ میں نے بھی اس بات کی وجوہات پر غور کیا ہے۔ ان میں ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ اکالی جماعتوں کی سرگرمیوں کا مرکز کچھ عرصہ سے امرت سر بنا ہوا ہے دوسری قوموں کی جانب ان کا رویہ بے جا ہے۔ اور انہوں نے دوسروں کی جائدادوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان لوگوں کی تعداد اگرچہ تھوڑی ہے۔ مگر انہوں نے مشترکہ پر امن زندگی میں خلل ڈال رکھا ہے۔ آپ اس حکومت سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں۔ کہ حکومت کو امن کی بحالی میں ناکام نہیں ہونا چاہیئے۔

### سر ولیم برڈوڈ کمانڈر انچیف مقرر ہوگئے

شملہ۔ لارڈ راولنسن سپہ سالار ہندوستان روانہ ہو گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ جرنیل سر ولیم برڈوڈ کمانڈر انچیف افواج ہند مقرر ہوئے:

### لاہور میں ہندو مسلم فساد

لاہور میں ۵ر اگست کو ہندو مسلم فساد وقوع پذیر ہوا۔ پانچ مرد اور ایک عورت جو سب کے سب مسلمان تھے زخمی ہوئے ہیں:

### سنتوکھ سر کی زمین کا فیصلہ

امرت سر ۵ر اگست مسٹر ایف۔ ایچ پکل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ جو سنتوکھ سر کی زمین کے متعلق سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جاری تھا۔ مزار مسلمانوں کو کچھ حصہ میونسپلٹی کو اور عمارات اکالیوں کو دیں:

### دہلی میں دو سو گرفتاریاں

گذشتہ فسادات دہلی کے سلسلہ میں اس وقت تک دو سو ایک گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں۔ مقامی حکام ایک سپیشل مجسٹریٹ اور ایک مزید وکیل سرکاری کے تقرر کی تجویز کر رہے ہیں۔

### مسٹر سی آر داس اور عزم انگلستان

فارورڈ کے خاص نامہ نگار مقیم تارکیشور کا بیان ہے۔ کہ مسٹر سی۔ آر۔ داس نے اس بات کی تصریح کر دی ہے۔ کہ جب تک حکومت برطانیہ کی طرف سے معین طور پر دعوت موصول نہ ہو گی۔ وہ انگلستان جانے کا ارادہ نہیں رکھتے:

### بمبئی کرانیکل کا جدید ایڈیٹر

مسٹر مارماڈیوک پکتھال مستعفی ہو چکے ہیں۔ اور مسٹر ایس اے بریلوی ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں:

### گورنر پنجاب کی امرت سر سے روانگی

امرت سر ۴ر اگست گورنر صاحب کل بذریعہ موٹر لاہور روانہ ہو گئے۔ لاہور سے ہز ایکسیلنسی راولپنڈی تشریف لے جائینگے:

### مولوی ظفر علیخاں کی رہائی کا ریزولیوشن

باوجود گورنمنٹ کی شدید مخالفت کے مولوی ظفر علی خانصاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار کی غیر مشروط رہائی کا ریزولیوشن ۵۵ رائے سے ۲۰ رائے کے مقابلہ میں منظور ہو گیا:

### اکالیوں کی امرت سر میں چیرہ دستی

امرت سر ۶ر اگست ایک سکھ لڑکا مسلمان ہونا چاہتا تھا۔ اسے آج بعض اکالی ہال بازار سے جبراً پکڑ کر لے گئے:

### مسٹر محمد علی کے سجدہ کرنیکی تردید

ایک شخص نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں مسٹر محمد علی صاحب کو دہلی میں ملا۔ جو پنڈلی کے پھوڑے کی وجہ سے تکلیف میں تھے۔ مگر باوجود اس کے چرخہ کات رہے تھے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے کہا۔ ایک طرف تو میں نے خدا کے گھر میں کھڑے ہو کر یہ کہا ہے۔ کہ ایک فاسق و فاجر مسلمان میرے نزدیک مسٹر گاندھی سے زیادہ درجہ رکھتا ہے۔ اور دوسری طرف میں نے خود ہی مسٹر گاندھی کے آگے سجدہ کیوں کر لیا۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ میں نے ہرگز سجدہ نہیں کیا۔

### لاسلکی آلات نشر

بمبئی میں تین کروڑ روپے کے سرمایہ سے ایک کمیٹی بنی ہے۔ جو اس کام کو ہاتھ میں لے گی۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا نے اپنے دفاتر پونا و بمبئی میں آلات نصب کرائے ہیں۔ اور اس کو ان آلات کے ذریعہ سے خبریں پہنچتی ہیں۔ بہت جلد پنجاب میں بھی یہ کام شروع ہونے والا ہے:

### سجادہ نشین اور حاضری عدالت

پٹنہ ۴ر اگست مسٹر یونس آئندہ اجلاس قانونی کونسل بہار و اڑیسہ میں یہ تجویز پیش کرنے والے ہیں۔ کہ سجادہ نشین حضرات عدالتوں کی حاضری سے مستثنیٰ کر دیئے جائیں:

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)